مدیر کے نام

ڈاکٹر اختر حسین عزمی ،پتوکی

ترجمان القرآن کا نیا سرورق بامقصد اور دیدہ زیب ہونے کے اعتبار سے پسند آیا۔ سرورق پر درج آیت ترجمان جس فکر کا علَم بردار ہے، اس کی صحیح ترجمانی ہے۔

دانش یار ‘لاہور

’اُمت مسلمہ کو درپیش چیلنج اور ہماری ذمہ داری‘ (فروری ۲۰۰۹ء) میں ڈاکٹر انیس احمد نے SWOT کی اصطلاح سے اُمت مسلمہ کی قوتوں، کمزوریوں، مواقع اور خطرات کا جامع تجزیہ کیا ہے۔ یہ چشم کشا اور بصیرت افروز اداریہ تحریک کے منصوبہ عمل، تقریر و گفتگو اور اہلِ دانش کے غور و فکر کے لیے اہم نکات پر مبنی ہے۔

سید فیاض الدین احمد ‘برطانیہ

ڈاکٹر انیس احمد نے ’اُمت مسلمہ کو درپیش چیلنج اور ہماری ذمہ داریوں‘ کے موضوع پر عرق ریزی سے نظر ڈالی ہے۔ بلاشبہہ اُمت مسلمہ بہت سی کمزوریوں کے باوجود روشن مستقبل کی حامل ہے۔ اب اس کا کیا کیا جائے کہ ڈاکٹر کی صحیح تشخص کے باوجود مریض دوا ہی نہ پینا چاہے! ایسے میں مریض اچھا نہیں ہوسکتا۔ عصائے موسوی ہاتھ میں ہونے کے باوجود اس کو جب تک پھینکا نہ جائے وہ سحر سے پیدا شدہ سانپوں کو کھا نہیں سکتا۔ اسلامی تحریکات بھی اب ایسا لگتا ہے کہ تھک گئی ہیں۔ کسی نئے مودودی یا حسن البنا کی ضرورت ہے یہی مشکل اور فی الحال لاینحل سوال ہے۔ ہم سب لوگوں کو اس پر سوچنا ہوگا۔ اللہ اپنے دین کی حفاظت تو خود کرتا ہے۔

عبدالرشید صدیقی ‘برطانیہ

ڈاکٹر انیس کا ’اسلامی فکر و ثقافت کی قرآنی بنیادیں‘ کے تحت سلسلۂ مضامین فکرانگیز اور بے حد مفید ہے لیکن اسے عام فہم بنانے کی ضرورت ہے۔ ’علم و تفقہ‘ (جنوری ۲۰۰۹ء) میں قرآن کی ۱۰ آیات بلکہ ایک آیت جیسی آیت بنا لانے پر قریش کو دعوتِ مبارزت دینے کا ذکر ہے (ص ۵۴)۔ اس میں یقیناً ان سے سہو ہوا ہے۔ قرآن نے جو چیلنج پیش کیا تھا وہ یا تو پورے قرآن کا یا ۱۰ سورتوں یا صرف ایک سورت کا تھا نہ کہ آیات کا۔ پورے قرآن کا ذکر سورۂ بنی اسرائیل (۱۷:۸۸) میں، سورتوں کا ذکر سورۂ ہود (۱۱:۱۳) میں، جب کہ ایک سورت کا ذکر سورۂ بقرہ (۲:۲۳) اور سورۂ یونس (۱۰:۳۸) میں ہے۔ اس کی تصحیح فرمالیں۔